خاتم النبیین لا نبی بعدی
فتنۂ قادیانی
حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت اور وحدت اسلامی

یہودی امت کی بنیاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر تھی۔ عیسائی قوم کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر بنی تھی اور امت محمدیہ کی بنیاد حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ہے۔ قیامت تک اس امت کی وحدت کا راز حضور ﷺ کی ختم نبوت میں پنہاں ہے۔ حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دراصل وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کا مدعی اور متمنی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت احمدیہ

برطانوی حکومت میں آج سے تقریباً ایک صدی قبل متحدہ ہندوستان میں اپنی استعماری مصلحتوں کے تحت جہاد کو حرام قرار دلانے، مسلمانوں میں افتراق وانتشار کی تخم ریزی کرنے اور برطانوی حکومت کے لئے سازگار حالات پیدا کرنے کے لئے اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک سازش کی اور اس سازش کے تحت مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

نبوت کا دعویٰ

چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کو اس دعویٰ پر بنی کیا کہ "میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور وہ ایسی ہی پاک وحی ہے جیسے دوسرے نبیوں پر نازل ہوتی رہی اور یہ وحی قرآن مجید کی طرح خدا کا کلام اور خطاؤں سے پاک اور منزہ ہے اور جس طرح محمد رسول ﷺ کو قرآن پر یقین تھا اسی طرح مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جو شخص اس وحی کو جھٹلاتا ہے وہ یقینی لعنتی ہے۔" (نزول المسیح ص ۹۹،۱۰۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸،۴۷۷) اور یہ الہام شائع کیا کہ: "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا، جہنمی ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان بھی کیا کہ: "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔" (اربعین نمبر ۴، حاشیہ ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ: "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت اور وحدت اسلامی

یہودی امت کی بنیاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر تھی۔ عیسائی قوم کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر بنی تھی اور امت محمدیہ کی بنیاد حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ہے۔ قیامت تک اس امت کی وحدت کا راز حضور ﷺ کی ختم نبوت میں پنہاں ہے۔ حضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دراصل وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کا مدعی اور حتمی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت احمدیہ

برطانوی حکومت میں آج سے تقریباً ایک صدی قبل متحدہ ہندوستان میں اپنی استعماری مصلحتوں کے تحت جہاد کو حرام قرار دلانے، مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی تخم ریزی کرنے اور برطانوی حکومت کے لئے سازگار حالات پیدا کرنے کے لئے اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ایک سازش کی اور اس سازش کے تحت مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

نبوت کا دعویٰ

چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کو اس دعویٰ پر مبنی کیا کہ "میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں اور مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور وہ ایسی ہی پاک وحی ہے جیسے دوسرے نبیوں پر نازل ہوتی رہی اور یہ وحی قرآن مجید کی طرح خدا کا کلام اور خطاؤں سے پاک اور منزہ ہے اور جس طرح محمد رسول ﷺ کو قرآن پر یقین تھا اسی طرح مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور جو شخص اس وحی کو جھٹلاتا ہے وہ یقینی لعنتی ہے۔" (نزول المسیح ص ۹۹،۱۰۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷،۴۷۸) اور یہ الہام شائع کیا کہ: "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا، جہنمی ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان بھی کیا کہ: "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔" (اربعین نمبر ۴، ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ: "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔

دینا ناجائز خیال کرتے ہیں۔ گویا مسلمانوں کے مقابلے میں اپنے کو وہی پوزیشن دیتے ہیں جو اسلام نے اہل کتاب کو دی ہے۔

۱...... ''حضرت مسیح موعود نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں کو نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی۔ تو حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔'' (انوار خلافت ص ۹۳، ۹۴)

۲...... ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی پر فرض ہے۔'' (برکات خلافت ص ۷۵)

۳...... ''پانچویں بات جو کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے، وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔''

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶)

''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے، جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۶۹)

مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت

اوپر جو کچھ لکھا گیا، اس کا منطقی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار مسلمانوں کے ساتھ عبادت میں بھی شریک نہ ہوں۔ چنانچہ ذیل کی عبارت سے ثابت ہو جائے گا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نہ نماز میں شریک ہو سکتے ہیں اور نہ کسی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔

۱...... ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔''

(قول مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۱۰ اراگست ۱۹۰۶ء)

۲...... ''پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین نمبر ۳۰، ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ اص ۴۱۷ حاشیہ)

۳...... ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ اللہ اور ایک نبی کے منکر ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۰)

۴...... ''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔'' (انوار خلافت ص ۹۳، مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۱۷ء، والفضل مورخہ ۱۰ ارجولائی ۱۹۳۱ء)

فائدہ

چودھری ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوا اور الگ بیٹھا رہا۔ جب اسلامی اخبارات اور مسلمان اس چیز کو منظر عام پر لائے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ: ''جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔'' (ٹریکٹ نمبر ۲۲، بعنوان علماء کی راست گوئی کا نمونہ، الناشر مہتمم نشر واشاعت نظارت دعوت وتبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

الگ دین الگ امت

مرزائیوں کی تحریرات سے یہ واضح ہے کہ وہ خود کو مسلمانوں سے ایک الگ امت تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے:

۱...... ''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی ذات رسول کریم ﷺ قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ محمود احمد، الفضل ج ۱۹ نمبر ۱۳)

۲...... ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا۔ کیا وہ انبیاء جن کے

سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا۔ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے۔ پس اگر مرزا قادیانی نے بھی جو کہ نبی اور رسول ہیں۔ اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی ہے؟"

(الفضل ج ۵، شمارہ ۶۹، ۷۰)

۳......... "مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے۔ تمہاری قوم تو احمدیت ہو گئی۔ شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری گوت تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو۔" (ملائکۃ اللہ ص ۴۶، ۴۷)

۴......... "میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بھی کیے جائیں۔ تم ایک پارسی پیش کر دو اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔"

(مرزا بشیر الدین محمود کا بیان مندرجہ الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء)

ان اقتباسات سے واضح ہے کہ خود مرزائی عام مسلمانوں کو اپنے سے الگ تصور کرتے ہیں۔ نہ صرف الگ بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر، خارج از اسلام تصور کرتے ہیں۔ اس بناء پر مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، ایک صحیح و درست مطالبہ ہے۔

انتہائی اشتعال انگیز اور دل آزاد تحریریں

صرف یہی نہیں کہ احمدیت کی تحریک نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو چیلنج کر کے ارتداد اور افسوسناک مذہبی کشمکش کے دروازے کھول دیئے۔ بلکہ بانی تحریک اور اس کے پیروؤں نے اپنی تحریروں میں انبیاء کرام اور بزرگان دین کی دل آزارانہ توہین کی اور انتہائی بدزبانی سے کام لیا اور ان دل آزارانہ اور اشتعال انگیز تحریروں کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ذیل میں ہم مرزا غلام احمد اور ان کے پیروکاروں کی اشتعال انگیز اور دل آزارانہ تحریروں کے چند نمونے پیش کر رہے ہیں۔

۱......... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ: "خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۲......

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا　　منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: میں مسیح ہوں اور موسیٰ کلیم خدا ہوں، احمد مجتبیٰ ہوں۔

(تریاق القلوب ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۳)

۳...... "آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

۴...... "میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔" (براہین احمدیہ ص ۵۶، خزائن ج ۱۷ ص ۷۲)

۵...... "آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور ہے کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مندرجہ اخبار الفضل، قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۶...... "مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے ان کے ایک مرید قاضی اکمل نے ایک قصیدہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں مرزا قادیانی نے فرمایا: "جزاکم اللہ تعالیٰ" یہ کہہ کر اس خوشخط قطعہ کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔" (الفضل ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

اس مذکورہ قصیدے کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں　　اور آگے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(مندرجہ اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

۷...... "پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱...... "آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خاندان بھی نہایت ناپاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۲...... "مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ۔ پیو۔ نہ زاہد، نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۱۸۹ جدید ایڈیشن دوم)

۳...... "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔" (کشتی نوح حاشیہ ص ۶۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷)

۴...... ''ایک دفعہ مجھے دوسروں نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔ لیکن میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔''

(نسیم دعوت ص ۶۷، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵، ۴۳۴)

۵...... ''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

حضرت علیؓ کی توہین

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو۔''

(ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۱۴۲)

حضرت فاطمہؓ کی توہین

''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳)

حضرت حسینؓ کی توہین

۱......

کربلا ئیست سیر ہر آنم   صد حسین است درگریبانم

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلہ میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲...... ''اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔'' (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۳...... ''تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت امام حسینؓ کے ذکر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دی ہے۔

مکہ اور مدینہ کی توہین

''حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا کہ جو بار بار یہاں نہ آئے گا۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟''

(حقیقت الرؤیا ص ۴۶)

مسلمانوں کی توہین

۱...... ''میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''

(نجم الہدیٰ ص ۱۰، خزائن ج ۱۴ ص ۵۳)

۲...... ''جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔'' (انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)

اسلام کی مقدس اصلاحات کا ناجائز استعمال

علاوہ ازیں احمدیت کے پیرو دین اسلام کی اور مسلمانوں کی مقدس اصطلاحوں کو ان کے مقررہ موقع اور محل کے سوا جو قرآن پاک، احادیث نبوی اور امت کے تواتر عمل سے طے ہو چکا ہے۔ دوسرے مواقع اور محلات پر استعمال کر کے مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے مرتکب بنتے رہتے ہیں۔

۱...... چنانچہ مرزا قادیانی کے لئے ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ جو مسلمانوں کے ہاں محض انبیائے کرام کے لئے مختص ہے۔

۲...... ''صحابہ کرامؓ کی اصطلاح مرزائے قادیانی کے ساتھیوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ اصطلاح حضرت رسول ﷺ کے صحابہ کے لئے مختص ہو چکی ہے۔''

۳...... ''ام المومنینؓ کی اصطلاح کا استعمال مرزا قادیانی کی بیوی کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح حضرت نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لئے مخصوص ہے۔''

۴...... ''سیدۃ النساء'' کی اصطلاح بھی مرزا قادیانی کی بیوی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

حالانکہ حدیث پاک کی رو سے یہ اصطلاح صرف خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے لئے مختص ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد مرزائی کافر و مرتد دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

حال ہی میں مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اپریل ۱۹۷۳ء کو مکہ مکرمہ میں عالمی اسلامی تنظیموں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پوری دنیا کی اسلامی تنظیموں کے سربراہوں، علماء و مشائخ نے شرکت کر کے یہ فیصلہ دیا۔ ترجمہ:

۱...... ''تمام اسلامی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ قادیانی معابد، مدارس، یتیم خانوں اور دوسرے تمام مقامات میں جہاں وہ سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ ان کا محاسبہ کریں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے ان کو پوری طرح بے نقاب کریں۔''

۲...... اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کریں اور ان کے اس جرم کی وجہ سے مقامات مقدسہ میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

۳...... قادیانیوں سے عدم تعاون اور اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ ان سے ہر طرح کافروں جیسا سلوک کیا جائے۔

۴...... تمام اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کے ہر قسم کے ذرائع و وسائل پر پابندی عائد کی جائے۔ ان کے لئے کلیدی اسامیوں پر ملازمتوں کا دروازہ بند رکھا جائے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی فراخ دلی سے کام نہ لیا جائے۔

۵...... قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات کی تصاویر شائع کی جائیں اور ان کے تراجم قرآن کا شعار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان تراجم کی ترویج کا سد باب کیا جائے۔''

انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور نے حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب مدظلہ العالی امیر حزب الاحناف کی زیر سرپرستی تبلیغ کا شعبہ قائم کیا ہے۔ جس کے ماتحت ہر ماہ تبلیغی کتابچہ شائع ہو کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ کتابچہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ اس نیک کام میں تعاون فرمائیں۔ تبلیغی ٹریکٹ خود چھپوائیں یا انجمن کے زیر اہتمام چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔ فی زمانہ تبلیغ کی بہت ضرورت ہے اور مسلمانوں کو احکام خداوندی سے روشناس کرانا دین اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے۔